بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

حادثہ رحلت! مولانا محمد الیاس صاحب کاندھلوی نے چھ ماہ کی شدید علالت کے بعد ۱۳ جولائی بروز پنجشنبہ داعی اجل کو لبیک کہا اور اس جہان آب و گل کو خیرباد کہکر اپنے "رفیق اعلیٰ" سے جاملے۔ مولانا کی عمر ابھی ایسی کچھ زیادہ نہ تھی۔ لیکن تبلیغ کے کام میں انہماک کے باعث آپ نے اس مقدس اور ضروری فریضۂ اسلام کے علاوہ ہر چیز کو قطعاً فراموش کر رکھا تھا۔ یہاں تک کہ سینکڑوں دیکھنے والوں نے دیکھا کہ مرض الموت میں بھی جبکہ آپ پر عالم سکرات طاری تھا اور ضعف و نقاہت اور مرض کے پے بہ پے حملوں کے باعث آپ کا جسم ناتواں ہڈیوں کا ایک ڈھانچہ ہوکر رہ گیا تھا۔ جو کوئی شخص آپ کی مزاج پرسی کرتا اور مرض کی کیفیت دریافت کرتا آپ اس پر خفگی کا اظہار کرتے اور فرماتے تھے "میرا مرض تم لوگ ہو جو تبلیغ کے فرض سے غافل ہو۔ بس اس کے سوا مجھے کوئی اور بیماری نہیں"

آپ درحقیقت فنافی التبلیغ تھے۔ ہر آن اسی کی دھن تھی۔ یہی ایک خیال اور یہی ایک جذبہ تھا جو سیماب کی طرح ان کو بے چین اور متحرک رکھتا تھا۔ عمل اور اخلاص کا حقیقی پیکر تھے۔ دل خشیتہ ربانی سے معمور تھا۔ تقریر اگرچہ رسمی فصاحت و بلاغت سے عاری تھی۔ مگر غایت اخلاص و للہیت کی وجہ سے ایک ایک لفظ جو دل سے نکلتا تھا سننے والوں پر تیر و سنان کا کام کرتا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ کی پوری زندگی اتباع سنت کا کامل نمونہ تھی۔ مولانا مرحوم کی ان صفات کا ہی یہ اثر تھا کہ آپ نے چند سالوں میں ہی اصلاح و تبلیغ کے میدان میں وہ کچھ کر دکھایا ہے جو سالہا سال میں بڑی بڑی جماعتیں بھی نہیں کر سکتیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اعلیٰ علیین میں مولانا کے مراتب و مدارج بیش از بیش بڑھائے اور آپ اپنے پیچھے جو کام چھوڑ گئے ہیں۔ آپ کے جانشین مولانا محمد یوسف صاحب اور ان کے اعوان و رفقاء ان کاموں کو باحسن وجوہ قائم و برقرار رکھ سکیں رحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ وتغمدہ بالطافہ الخاصۃ

اخبارات سے معلوم ہوا ہوگا کہ جس دن حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ نے قید ہستی سے نجات پائی، اسی کے دوسرے دن ہمارے رفیق اعلیٰ مولانا محمد حفظ الرحمٰن سیوہاروی تقریباً دو سال کے بعد قید فرنگ سے رہا ہوئے۔ مولانا نے یہ طویل اسارت کا زمانہ جس صبر و استقلال اور ہمت و پامردی سے گذارا ہے وہ ہمارے بہت سے زعماء قوم کے لئے آئینہ عبرت و بصیرت ہے۔ اس عرصہ میں آپ کی نوجوان بچی کا انتقال ہوا خود آپ کی بڑی اور عزیز ترین بچی مہینوں بیمار ہوکر مراد آباد میں زیر علاج رہی۔ پھر خود آپ کو درد سر کا نہایت شدید عارضہ ہے بارہا اس کے شدید دورے پڑے اور انھوں نے قوت بینائی کو خصوصاً اور عام صحت کو عموماً بہت زیادہ متاثر کیا۔ ان وجوہ کی بنا پر آپ کے بزرگوں، مخلص دوستوں اور عزیزوں نے شدید اصرار کیا کہ پیرول کی درخواست دیکر چند روز کیلئے باہر آجائیں۔ مولانا اگر یہ درخواست دیتے تو غالب امید تھی کہ منظور ہو جاتی لیکن آپ نے